السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جس جانور کو قربانی کی نیت سے پالا ہے دوسال کے بعد بھی دودانت نہیں ہوا۔ اوردوسرا جانور خریدنے کی وسعت نہین توکیا کرے؟ جب کہ دوسال سے پالا ہو موجود بھی ہے۔ قربانی کی نیت کیا ہوا جانور جس کو پالا ہے اوروہ دوانت نہیں ہوا کیا فروخت کیا جاسکتا ہے؟ اگر فروخت کرنا جائز ہے توکیا فروخت سے حاصل شدہ پوری رقم خریدنا ضروری ہے؟ یا کم قیمت کا بھی خرید کر قربانی کرسکتا ہے؟ اگر ایسا کرسکتا ہے توزائد رقم اپنے مصرف میں لاسکتا ہے ے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اونٹ جانوریک قربانی جائز نہیں۔ خواہ وہ دوسال کا ہویا اس سے بھی زیادہ دن کا اورخواہ وہ قربانی کی نیت سے گھر کا پالا ہوا ہو یا خریدا ہوا ہو۔ بہر حال اس کی قربانی درست نہیں لقولہ ﷺ لاتذ بحوا الا مسنة مسلم

۔ اگر وسعت ہوتو دوسرا دنتا ہوا جانور خرید کر قربانی کرنی چاہیے اورایسی صورت میں کہ قربانی کی نیت سے گھر کا پالا ہوا جانور جوایک سال سے زائد عمر کا ہے قربانی کے دنوں میں اونٹ رہ جائے اوراس کے مالک کودوسرا دنتا 1 ہوجانور خریدنے کی وسعت نہیں ہے اس کے ذمہ قربانی ہی نہیں۔ کیوں کہ قربانی صرف مسنة کی درست ہے اوراس کواس کی وسعت نہیں اوراونٹ جانور کا ہونا اورنہ ہونا برابر ہے۔

اوراگر اس پلے ہوئے اونٹ جانور کے آیندہ بقر عیدتک اورمسنہ ہونے تک نگہداشت اورپرورش مشکل ہو تو دنتے ہوئے جانور سے اس کا بدل لینا یا فروخت کردینا جائز ہے پھر حاصل شدہ پوری قیمت کا دنا ہوا جانور خرید کر قربانی کرے یا اس سے کم کا دونوں جائز ہے ے لیکن فاضل رقم کوصدقہ کردینا چاہیے۔

عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ يَشْتَرِي لَهُ أُضْحِيَّةً بِدِينَارٍ، فَاشْتَرَى أُضْحِيَّةً، فَأُرْبِحَ فِيهَا دِينَارًا، فَاشْتَرَى أُخْرَى مَكَانَهَا، فَجَاءَ بِالأُضْحِيَّةِ وَالدِّينَارِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ (1) وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ضَحِّ بِالشَّاةِ، وَتَصَدَّقْ بِالدِّينَارِ (ترمذی)

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْبَدَنَةَ أَوِ الْأُضْحِيَّةَ فَيَبِيعُهَا وَيَشْتَرِي أَسْمَنَ مِنْهَا فَذَكَرَ رُخْصَةً (مجمع الزوائد 3/321

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

کسی جانور کے قربانی کی نیت سے پلنے یا سا نیت سے خریدنے سے قربانی کےلئے اس کے متعین ولازم ہوجانے پراوراس کی بیع وتبدیل کے عدم جواز پر کوئی قرآنی نص نہیں ہے جولوگ عدم جواز کے قائل ہیں ان کی دلیل صرف قیاس علی الھدی ہے لیکن ہدی اوراضحیہ میں جوفرق ہے وہ مخفی نہیں پھر یہی مانعین خاص صورتوں میں تبدیل یا بیع کے جواز کے بھی قائل ہیں کما یخفی۔

(اگر کسی مخصوص جانور کی جومسنہ ہو قربانی کرنے کی نذرمان لی جائے توہ قربانی کےلئے متعین ولازم ہوجائے گا اوراس کی بیع یا تبدیلی درست نہیں ہوگی۔ واللہ ماعندی واللہ اعلم

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الأضاحی والذبائح

صفحہ نمبر 396

محدث فتویٰ